WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نایاب عشق

از قلم مریم فیاض

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو خود بھی اپنی کہانی سے واقف نہیں تھی اسکی ساری زندگی تو اسکے بابا تھے جن سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی اور وہ بھی اسے اپنی آنکھوں پر بٹھائے رکھتے تھے لیکن کیا وقت ہمیشہ ایسا رہے گا؟ کون جانے یہ تو بس وقت ہی بتا سکتا ہے کہ ایسی کون سی حقیقت تھی جو اس سے چھپائی گئی تھی؟؟

.

.

.

.

یہ داستان ہے ایک لڑکے کی لیکن کیا وہ واقعی وہی انسان ہے جو وہ دنیا کے سامنے بنتا ہے شاید ہاں یہ وہی ہو یا پھر نہیں کسی پر اندھا اعتبار بھی نہیں کرنا چاہیے

خیر!

.

.

یہ سب وقت ہی بتائے گا

.

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ کون کتنے اعتبار کے لائق ہے.

.

.

.

.

.

.

شام کی سرمئی ہر طرف پھیل چکی تھی مانو جیسے ہر طرف سناٹا چھا گیا ہو.......

اور وہ اب تک لاپتہ تھی اس کے والدین ہر طرف تلاش کر چکے تھے اور

اس کا کوئی نام و نشان نہیں تھا آخر کہاں تھی وہ

ہر طرف پریشانی کا عالم تھا.... یا خدا کہاں چلی گئی یہ لڑکی.....

کیا وہ ٹھیک ہو گی؟......

ہر مصیبت ہر تکلیف اسی کی قسمت میں کیوں لکھ دی گئی تھی؟؟ کیا وہ اتنی بری تھی؟؟

.

.

صبح کا وقت تھا اور ہر چیز تر و تازہ دکھائی دے رہی تھی ھر طرف ہل چل مچ چکی تھی....

ہر ایک فرد اپنے اپنے کام کی طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا

وہی دن بھر کی مصروفیات

اسی طرح اسلام آباد کے خوبصورت علاقے میں موجود

بہت ہی خوبصورت اور عالیشان سا رنگوں سے بھرا عالم ہاؤس موجود تھا

وہ جتنا باہر سے خوبصورت تھا اسی طرح اس میں رہنے

والے لوگ بھی بے حد اچھے اور خوبصورت دل کے مالک تھے

وہ گھر بہت بڑا اور عالیشان تھا کسی چھوٹی سی خوبصورت حویلی جیسا

www.novelsclubb.com

•

•

عالم ہاوس میں تقریباً سب ہی جاگ چکے تھے اور اب تک جو نہیں جاگی تھی تو وہ تھی کیف عالم کی اک لوتی اور لاڈلی بیٹی وہ جو انکی آنکھوں کا چراغ تھی جسکے بغیر انکی زندگی ادھوری تھی وہ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن

تھی "مریم بنتِ کیف عالم "

بڑا بھائی احمر کیف عالم اور دوسرا بھائی رافع کیف عالم وہ انکی چھوٹی اور لاڈلی بہن تھی جسکی ہر خواہش پوری کرنا انکا فرض تھا

.

.

www.novelsclubb.com

احمر کی شادی ہو چکی تھی اور وہ اب اپنی بیوی سعدیہ کے ساتھ امریکہ میں رہتا تھا

اپنی جوب کے سلسلے میں

جبکہ رافع جسکی عمر چھبیس سال تھی

وہ یہیں تھا عالم صاحب کے ساتھ

وہ انکے ساتھ یہاں بزنس میں ہاتھ بٹاتا رہتا تھا

عالم صاحب ایک کامیاب بزنس مین تھے

نہایت ہی شفقت مزاج کے ٹھہرے ہوئے آدمی تھے

نرم دل اور دوسروں کی مدد کرنے والے

www.novelsclubb.com

انکی بیوی سلطانہ بیگم بھی ایسی ہی تھیں

نرم دل اور اپنے بچوں کی خوشی کے لیے جان بھی دینے والی

جیسے ہر ماں ہی ہوتی ہے جسے اپنی اولاد کی خوشی اور کامیابی کی ہمیشہ پرواہ رہتی تھی

.

.

.

سورج اپنے عروج پر تھا اور

یہاں سب ہی ناشتے پر موجود تھے اور صرف اس میڈم کے انتظار میں تھے

رافع تو ناشتہ کر کے جا چکا تھا کیونکہ اسے کسی

www.novelsclubb.com

ضروری میٹنگ میں جانا تھا

لیکن عالم صاحب اب تک اسکے انتظار میں تھے

وہ ہمیشہ اس کا انتظار کرتے

اسکا چہرہ دیکھے بغیر انکی صبح نہیں ہوتی تھی

یا یہ کہہ لیں کے وہ اسے دیکھے بغیر گھر سے باہر نہیں جاتے تھے

.

.

.

.

اور یہاں یہ صاحبہ اب تک مزے سے سو رہی تھی

www.novelsclubb.com

آہ کیا ہو گا اس لڑکی کا

اسکا کمرا عالم صاحب اور سلطانہ بیگم کے کمرے کے بالکل ساتھ تھا

اسکے کمرے کے ساتھ ڈائننگ روم تھااور ساتھ ہی ایک خوبصورت ساکچن تھا

جہاں پر ہر چیز سلیقے سے رکھی

تھی

ساتھ ہی ایک بڑاساڈرائنگ روم تھا

جس میں بڑے سائز کی ایل ای ڈی لگائی گئی تھی

اسکا کمرہ بہت ہی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا گول طرز کا بیڈ کمرے کے دائیں

جانب کھڑکیاں تھی جو سفید رنگ کے پردوں سے ڈھکی ہوئی تھی

ان کھڑکیوں میں دیکھنے سے باہر روڈ با آسانی نظر آتی تھی کھڑکی کے باہر گلاب کے پھولوں کا گملا رکھا تھا اسے ہمیشہ سے گلاب پسند تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خود بھی ایک گلاب ہی تھی....

اسے بچپن سے پھول بے حد پسند تھے

وہ پھولوں کو دیکھ کر خوش ہو جایا کرتی تھی

کھڑکیوں کے ساتھ ہی بک شیلف تھا بہت خوبصورت تھا وہ نئی نئی کتابوں کو پڑھنے کی شوقین تھی

www.novelsclubb.com

.

سامنے ایک گول سی میز پڑی تھی اور اسکے دائیں بائیں دو

کرسیاں پڑی تھی

اسکا سارا کمرا سفید اور

آسمانی رنگ کا تھا

اسے

ایسے دل کو سکون پہنچانے والے سفید رنگ بہت پسند تھے

www.novelsclubb.com

.

باہر سلطانہ بیگم کمرے کا دروازہ پیٹ رہی تھیں

ارے مریم بیٹا اٹھ جاو تمہارے بابا ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہے ہیں

اور

بابا کا نام سنتے ہی مریم نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں اور گھڑی پر نظر دڑائی جو کے آٹھ بجا رہی تھی اور ان محترمہ کی نیند جھٹکے سے اڑی

اففففففف امیییی آپ نے مجھے اتنی دیر سے کیوں اٹھایا

اس نے جلدی سے اٹھتے ہوئے

کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے سلطانہ بیگم تیور چڑھائے کھڑی تی

www.novelsclubb.com

لڑکی کب سے تمہیں اٹھا رہی ہوں مجال ہے جو تمہارے کان پے جوں تک رینگ جائے

امی میں رات میں لیٹ سوئی تھی نیند نہیں آرہی تھی بس اسی کی وجہ سے...

وہ الجھی ہوئی لیٹ اٹھنے کی وجہ بتانے لگی

کہ

اک دم ہی اس کے ذہن میں دھماکا ہوا

آج آہ اففف آج

.....تو یونیورسٹی کا پہلا دن تھا میرا اللہ اللہ

www.novelsclubb.com وہ بے چین سی ہوئی

امی جلدی سے ناشتہ بنائے میں آئی

.

انہیں کہتی وہ بھاگ کر فرش ہونے گئ

.

.

.

وہ فرش ہو کر آئ تو ایک نظر آئینے میں خود
کو دیکھا کانچ جیسی سبز رنگ آنکھیں
جن میں وہ اگر کاجل لگاتی تو وہ مزید گہری اور خوبصورت لگتی تھیں

گلابی ہونٹ سیب کے جیسے سرخ گال جن میں ہنسنے پر گھڑے پڑ جاتے وہ بے شک بلا کی حسین تھی

گھنگریالے ڈارک براؤن بال

اور تھیکے نکوش لئے

اور وہ ضرورت سے زیادہ معصوم تھی ہر کسی کی باتوں میں آجانے والی چھوٹی سی بات پر خوش ہو جاتی

وہ بہت نرم دل کی مالک تھی کسی کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتی تھی

سب کی مدد کرنے والی پیاری سی لڑکی

www.novelsclubb.com

کبھی بڑی بڑی باتیں سن کر خاموش ہو جایا کرتی تھی..... لیکن کون جانے وہ کب تک خود کو سنبھالے گی؟؟

.

.

.

www.novelsclubb.com

وہ نیچے آئی تو ہلکا گلابی رنگ پہنے ہوئے تھی آتے ہی بابا سے لپٹی وہ ان سے بہت محبت کرتی تھی

اسلام علیکم بابا جان

میرے بیٹے نے بہت دیر کر دی آج اُٹھنے میں

.

بابارات دہر تک پڑھتی رہی اس لیے بس وہ مسکرا رہی تھی بابا کو بے اختیار ہی پیار آیا اس پے

مما میں ناشتہ یونی میں کر لو نگی ویسے بھی میں پہلے دن لیٹ ہونے کے حق میں نہیں

وہ جلدی سے جوس کا گلاس پیتی

www.novelsclubb.com

اور

سر پر دوپٹا اوڑھتی اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی آٹھ کھڑی ہوئی

زارا آ گئی ہے میں چلتی ہوں

وہ بہت جلدی میں نظر آ رہی تھی

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا اور ناشتہ کر لینا

سلطانہ بیگم فکر مندی سے بولیں

افففف ٹھیک ہے مما اب جاؤں میں ؟؟

آئیبر واچکا کے بولی جیسے اجازت مانگ رہی ہو

www.novelsclubb.com

چلیں بابا جانی اللہ حافظ

عالم صاحب نے اسکے سر پر پیار کیا

.

وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گئی تو

سلطانہ بیگم اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

.

.

.

صبح کے اس وقت طلال ولا بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا وہ سفید رنگ کی عمارت تھی جو کسی محل جیسے تھی وہ گھر باہر سے بہت جدید طرز کا بنایا گیا تھا باہر سے سارا سفید

اور سنہری

رنگ کا تھا کسی عالیشان محل

کی طرح

لیکن اس حسین صبح میں طلال ویلا میں عجیب ماحول تھا

طلال صاحب انتہائی غصے میں ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے

دکھائی دے رہے تھے ان کی گرجدار آواز طلال ویلا میں گونج رہی تھی

کہاں آوارہ گردی کرتے رہے ہو پچھلے چھ دنوں سے تم تمہیں تمہارے مستقبل کی کوئی فکر ہے یا نہیں تم یہ مت سمجھو کہ یہ گھر تمہارا ہے میں تمہیں کچھ بھی نہیں دوں گا سمجھے تم اپنے لی ئے

خود کماؤ باپ کے پیسے پر کب تک پلو گے تم

طلال صاحب اپنے اک لوتے وارث پر بری طرح برس رہے تھے

www.novelsclubb.com

جو بغیر کوئی تاثر پیش کیئے پر سکون سا بیٹھا

ناشتے میں مصروف تھا

فرزانہ صاحبہ انتہائی نفرت سے اسے دیکھ رہی تھیں جو رشتے میں اسکی سوتیلی ماں تھیں

جو ہمیشہ طلال صاحب کے سامنے اسکی برائی کرتی رہتی تھیں انہیں اور کوئی کام ویسے بھی نا تھا

.

وہ ناشتہ کر کے بغیر کوئی تاثر پیش کیئے اُٹھا اور باہر کی طرف چلا گیا

پیچھے طلال صاحب غصے سے گہرا سانس لے کر رہ گ ئے

کیا کروں میں اسکا

- آپکا بیٹا بہت آوارا ہو گیا ہے طلال اس پر نظر رکھے

فرزانہ صاحبہ انہیں جلی کٹی سنا رہی تھیں

....

مریم اور زارا یونی پہنچ چکی تھیں

زارا ہلکا نیلا رنگ پہنے ہوئے تھی سادہ سی نیلی قمیض اور سفید چوڑی دار پاجامہ

پہنے اور سفید ہی دوپٹا اُوڑھے ہوئے تھی بالوں کو چٹیا میں قید کیے کندھے پر ایک

طرف ڈالے ہلکا میک اپ کیے ہوئے تھی وہ بہت پر اعتماد دکھائی دے رہی

تھی جبکہ مریم ہلکا گلابی رنگ کا فراک اور

www.novelsclubb.com

گلابی ہی پاجامہ پہنے ہوئے تھی سر پر دوپٹا ٹکائے

گھنگریالے بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں قید کیے

پیچھے کی طرف

گرائے ہوئے تھی میک اپ کے نام پہ صرف اپنی کانچ جیسی سبز آنکھوں میں کاجل لگائے وہ بہت معصوم اور

بے حد حسین لگ رہی تھی مسکرانے پر گالوں پرپڑتے گڑھے نے خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا دیئے تھے وہ بلاشبہ بہت حسین تھی

یونیورسٹی کی عمارت بہت ہی عالیشان اور انتہائی وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی تھی وہاں کا ماحول بہت خوشگوار تھا ہر طرف ہلکا ہلکا سا سبزہ دکھائی دے رہا تھا جسے دیکھنے پر آنکھوں میں ٹھنڈک اُترتی محسوس ہوتی تھی ہر طرفف گہما گہمی تھی ہر ایک اپنے کام میں مصروف تھا کچھ سٹوڈنٹس میدان میں بیٹھے گپوں میں مصروف تھے جیسے بہت ضروری کام سرانجام دے رہے ہیں تو کوئی سٹوڈنٹس کتابی کیڑے بنے اپنی

www.novelsclubb.com

کتابوں پر جھکے اگلے کلاس کے ٹیسٹ کے لئے رٹے لگانے میں مصروف تھے کچھ ہی فاصلے پر واقع کیفے ایریا میں بھی بہت سے سٹوڈنٹ بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے

دوسری طرف مریم اور زارا منہ کھولے اس تماشے کو دیکھ رہی تھی

اتنے میں زارا بولی ارے لڑکی یہ تو جنت میں آگ ئے ہم

مریم مسکرائی اور گال میں چھپا گھڑا آ ابھرا

ہاں یار واقعی اچھا ہوا کالج سے تو جان چھوٹی

لیکن کون جانتا تھا کہ اصل مصیبت تو اس پے اب آئے گی

.

.

www.novelsclubb.com

اف زارا شکر کرو ہم ٹائم سے آگئے ورنہ پہلے دن ہی لیٹ کتنا برا لگتا نا؟

ہاں یار اچھا ہوا ہاشر بھائی ٹائم سے لے آئے

ہاشر زارا کا بڑا بھائی تھا وہ بہت ہی وجیہہ شکل کا ہنڈسم چھبیس سالہ لڑکا تھا انکی فیملی کافی اچھی تھی زارا کالج کے دنوں میں مریم کی دوست بنی اور انکی دوستی کافی گہری ہو گی مریم اسے اپنی سگی بہنوں جیسا سمجھتی لیکن یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کون کتنا سگا ہو گا

.

.

www.novelsclubb.com

انسان کو کبھی کسی پے اندھا بھروسہ نہیں کرنا چاہیے

اچھا چلو اپنی کلاس ڈھونڈتے ہیں.

وہ دونوں آگے بڑھ گئیں

زارا اور مریم دونوں کو ہی یونی کو دیکھ کے کافی خوشگوار حیرت ہوئی وہاں کا ماحول کافی اچھا تھا

وہ دونوں کلاس روم میں داخل ہوئی تو بہت سی نگاہیں انکی جانب اُٹھی کچھ آوارا لڑکوں نے انہیں

سر سے لے پاؤں تک گھورا مریم کو انکی یہ

حرکت بہت ناگوار گزری وہ اور زارا جا کر قطار میں لگی سیٹوں میں سے

اپنی سیٹوں پے بیٹھ گئے تو اُن میں سے ایک

ایک لڑکے نے مریم کے دوپٹے کا کونی جو زمین پر جھول رہا تھا

بری طرح اپنے پاؤں کے نیچے کچلا جو کے سب نے ہی نوٹ کیا مریم غصے سے لال مرچ بن گی اُور

چلائی

آپ اندھے ہیں کیا دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔ڈفر

یہ لفظ وہ منہ میں بڑبڑائی تھی

وہ لڑکا پلٹا اور بری طرح مریم کو گھورا یہاں اسے احساس ہوا کہ وہ کچھ غلط بول چکی ہے

لڑکی تمیز تو تمہیں نہیں جو اپنے سینئر سے ایسے بات کر رہی ہو

زارا کا تو ڈر کے مارے برا حال تھا

دیکھے مسٹر آپ نے میرے دپٹے پے پاؤں رکھا

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

اووو سچ میں ؟؟ جتا کے بولا

www.novelsclubb.com

مریم کو اس کی ڈھٹائی سے شدید غصہ آیا

اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی پروفیسر اندر داخل ہوئے

یہ سب کیا ہو رہا ہے

لڑکا خاموشی سے کلاس سے نکل گیا۔

زارا نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا

اللہ پہلی کلاس میں یہ تماشہ ہونا ضروری تھا۔۔۔

.

.

.

.

.

www.novelsclubb.com

وہ ایک جھٹکے سے اپنی سیاہ فورچیونر

پارکنگ ایریا میں روکتا ہے

اور اسکے آتے ہی سب کی نظریں اسکی جانب اُٹھتی ہیں جیسے ہر طرف خاموشی ہو گئی

وہ چھ فٹ 3 انچ لمبا دراز قد نوجوان تھا تیز نیلے رنگ کی شرٹ اور سفید پینٹ

پہنے ہوئے تھا کھڑے نکوش

والا سرمئ بھوری آنکھوں والا نوجوان

. ہینڈسم اور گوری رنگت کا مالک تھا وہ ہر ایک کی نگاہ کا مرکز بنا رہتا اپنے وجیہہ

چہرے کی وجہ سے وہ بہت ہی مغرور تھا اور وہ کوئ اور نہیں

ڈی اینڈ ایچ گروپ آف انڈسٹریز کا مالک دائم طلال شاہ تھا

بزنس کی دنیا کی جانے مانی شخصیت طلال شاہ کا اکلوتا وارث تھا

وہ شانِ بے نیازی سے یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا سے نکلتا ہوا دوسرے فلور پے موجود اپنی کلاس کی طرف جانے لگا

دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے وہ خاموشی سے آنکھوں میں سنجیدگی لئے چلتا ہوا کلاس روم تک آیا اور

کلاس کا دروازہ دھکیلا اور سامنے نظر اُٹھائی تو اسکی سرمئی آنکھیں چمکی تھیں

.

.

.

.....

اسے دیکھتے ہی سامنے والے کی بھی آنکھیں چمکی تھیں دائم کو دیکھ کر اسے

www.novelsclubb.com

انتہائی خوشی ہوئی وہ اس کا جان سے عزیز دوست ارمان سلیم تھا

بہت ہی صوبر اور ٹھہری ہوئی طبیعت کا وہ شوخ تھا تو صرف دائم کے ساتھ دوسری طرف دائم کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا.

.

ارے بھائی کہاں تھا تو؟؟

میں کب سے انتظار میں ہوں تیرے

جب وہ کچھ نہ بولا تو ارمان کو کچھ کھٹکا کیا ہوا جگر سب ٹھیک ہے؟؟

دائم نے بے زاریت سے سر جھٹکا

وہی یار بابا اور انکے غصہ کرنے کی عادت میں اس گھر میں رہ رہ کر ذہنی مریض بن جاؤں گا

ارمان کو اسکی حالت پر ترس آیا اور مجھے یقین ہے کہ تو نے ناشتہ نہیں کیا ہو گا

ہاں یار اس گھر میں میں سانس تک نہیں لے سکتا تو

ناشتے کی بات کر رہا ہے

ارمان نے بے اختیار اپنی ہنسی دبائی وہ اسکا نوڈ اچھا کرنا چاہتا تھا

چل کینٹین چلتے ہیں یار......

.

.

کیفے میں معمول کے مطابق گہما گہمی تھی کچھ سٹوڈنٹ کاؤنٹر کے پاس کھڑے اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہے تھے تو کچھ کیفے میں پڑی ٹیبلز پر بیٹھے کھانے میں مصروف تھے

وہ دونوں باتوں میں مصروف کیفے کی طرف آئے دائم ارمان کی کسی بات پر قہقہ لگا رہا تھا

اک دم ہی دائم کسی سے ٹکرایا اور لڑکھرا کے پیچھے ہوا اور یہ کام یقیناً جان بوجھ کر کیا گیا تھا دائم نے سامنے دیکھا تو آنکھوں کی نرمی یکدم ہی غائب ہوئی اور آنکھوں میں سخت تاثر اُبھرے سامنے والا شخص کوئی اور نہیں بلکہ وہی تھا جو ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے کلاس روم میں مریم سے بری طرح الجھا تھا

انتہائی بد دماغ اور بد تمیز راحیل بخاری تھا اگر کہا جائے کے وہ امیر باپ کی بگری ہوئی اولاد تھا تو یہ غلط نہ ہوگا وہ دکھنے میں بس عام سی شکل و صورت کا تھا لیکن اسکا کسرتی جسم لوگوں کی نظروں میں گردش کرتا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے اس جسم کو بنانے میں بہت محنت کی تھی............

اسکو بگاڑنے میں جسکا ہاتھ تھا وہ تھے ہارون بخاری

وہ سیاست سے تعلق رکھتے تھے وہ سیاست کا ایک اہم حصہ تھے ہر سیاستدان کی طرح شاید وہ بھی ایک کرپٹ آدمی تھے۔

www.novelsclubb.com

؎

راحیل جتا کے بولا

اوہو دیکھو تو کون آیا ہے دائم طلال آج یونی آئے ہیں یونی کو تو چار چاند لگ گئے

دائم کی سرمئی آنکھیں بے حد سرد تھی کسی بھی تاثر سے خالی مگر سرد

ارمان کو شدید غصہ آیا اس بد دماغ پر

ارمان نے جوابی کارروائی میں اسے اسی کے انداز میں پیچھے کی طرف دھکیلا

اوہو تو تمہارا چیلا بھی ساتھ آیا ہے کیسے ہو بھائی

انتہائی ڈھٹائی سے راحیل بظاہر مسکرا کر مگر آنکھوں میں چبھن لیے اسے دیکھ رہا تھا

اس سے پہلے کے ارمان کچھ کہتا دائم بول پڑا

www.novelsclubb.com

راحیل دیکھ صبح صبح میرے منہ مت لگ مجھے تجھ سے اُلجھنے کے علاوہ بھی بہت کام ہیں

دائم نے اس سختی سے دانت پیستے ہوئے کہا

ارمان سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا

ٹھیک ہے بھائی نہیں الجھتا ویسے بھی میرے پاس ٹائم نہیں کہ تجھ سے اُلجھوں چلتا ہوں

راحیل ایک آنکھ دباتا چہرے پر زہریلی مسکراہٹ لیے وہاں سے نکل گیا

ارمان غصے سے دھاڑا

www.novelsclubb.com

آخر تو منہ کیوں نہیں توڑ دیتا اس کمینے کا میرا خون کھولتا ہے اس کمینے کو دیکھ کر

دائم سپاٹ چہرا لیے بولا

تو دیکھ میں کرتا کیا ہوں اس کمینے آدمی کے ساتھ

دائم آنکھوں میں خون اُتارے اسے باہر کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا

راحیل غصے سے لمبے ڈگ بھرتا کار پارکنگ کی طرف گیا دائم کی نظریں اب تک اس کا پیچھا کر رہی تھیں

راحیل نے دھاڑ سے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی میں بیٹھتا زن سے کار لے گیا

دائم نے غصے سے سر جھٹکا وہ اور ارمان اب کیفے میں پڑی ٹیبل کی جانب چلے گئے ارمان کی آنکھوں میں اب تک شدید غصہ تھا

راحیل نے آکر ان دونوں کا اچھا خاصا موڈ خراب کر دیا تھا

دائم نے کافی آرڈر کی اب وہ دونوں کیفے میں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے

.

.

www.novelsclubb.com

.

.

مریم اور زارا مسکراتے ہوئے کلاس سے باہر نکلیں انکا موڈ کافی اچھا تھا وہ دونوں قدم اٹھاتی ہوئی نیچلے فلور پر جانے لگیں تبھی

مریم چہکتے ہوئے بولی

یار زارا کتنے ہینڈسم ہیں نا یہ پروفیسر حامد اور کتنا اچھا پڑھا رہے تھے یار

مریم اس سے بات کرتی سیڑھیاں اترتی اپنے پرس میں کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی

زارا اس کے ایکسائیٹڈ ہونے پر ہنس دی

ہاں یار ٹھیک کہا تم نے

مریم یکدم بولی افففف

زارا نیچے اترتی ٹھہر گئی اور گھوم کر اپنے سے دو سیڑھیاں اوپر کھڑی مریم کو دیکھا

کیا ہوا

یار میری نوٹ بک تو اوپر ہی رہ گئی

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

زارا کو بات سمجھ آئی تو بولی

ارے مریم اس میں ایسے منہ بنانے والی کیا بات ہے زارا ہنسی

جاو واپس اور جا کر لے آؤ یار

میں نیچے کیفے میں ہوں وہاں آ جانا مجھے بہت بھوک لگی ہے یار

زارا منہ بھوک سے بے حال ہوتی نیچے چلی گئی

www.novelsclubb.com

مریم منہ بناتی واپس اوپر کی جانب چل دی

اففف مجھ سے میری چیزیں سنبھلتی کیوں نہیں ہیں

.

.

زارا کو کیفے میں آئے ابھی پانچ منٹ ہوئے تھے.....

.

.

.

وہ اور ارمان کیفے میں بیٹھے کافی پی رہے تھے جب دائم کا فون بجا

موبائل فون اٹھا کے دیکھا تو

بابا کالنگ لکھا آرہا تھا

www.novelsclubb.com

دائم کا بے اختیار ہی موڈ بگڑا

ارمان اس کے تاثرات سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ کس کی کال ہے لیکن اس نے نہیں پوچھا

دائم فون ہاتھ میں لیے کیفے سے باہر کی جانب بڑھا

سامنے سے اپنی فائلز میں اُلجھی مریم کیفے کی جانب آ رہی تھی

کہ اچانک ہی کسی کے کثرتی جسم سے زوردار ٹکر ہوئی

وہ بری طرح لڑکھڑائی گرنے ہی والی تھی کہ کسی نے اسکی نازک کلائی اپنے فولادی ہاتھ میں تھامی

مریم نے اچانک ہی سر اٹھا کر دیکھا

سامنے دائم تھا دائم طلال شاہ

اسکی سبز آنکھیں دیکھتے ہی دائم کی دنیا جیسے ٹھہر سی گئی

www.novelsclubb.com

اسکی سرمئ آنکھیں مریم کی کانچ سی سبز آنکھوں میں الجھی دائم ساکت سا ساری دنیا بھلائے اسکی سبز آنکھوں میں گم سا ہو گیا

آس پاس کے لوگوں سے بے گانا

اسنے ایسی خوبصورت آنکھیں کہیں نہیں دیکھی تھیں یا شاید دیکھی ہوں بہت پہلے کہیں

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا کچھ سوچنے لگا

وہ اپنی سرمئ آنکھیں اسکی سبز آنکھوں پر ٹکائے کھڑا تھا

مریم کو اسکی سرد سرمئ آنکھوں کو دیکھ کے خوف سا محسوس ہوا

اسنے اپنی کلائ چھڑوانی چاہی تو دائم ہوش کی دنیا میں واپس آیا

اور فوراً ہی اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

مریم کو گھبرایا دیکھ کر اسے اپنی حرکت پر بہت زیادہ شرمندگی ہوئ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماحول کو نارمل کرنے کے لیے وہ جھکا اور اسکی بکھری ہوئی فائلز اُٹھانے لگا

مریم اپنی نگاہیں یہاں وہاں دوڑاتے ہوئے ہوئے اپنی کلائی سہلا رہی تھی

شکر کے کوئی بھی انکی طرف متوجہ نہیں تھا

لیکن یہ صرف مریم کو لگا تھا کے انہیں کسی نے نہیں دیکھا

بعض دفعہ یہ صرف انسان کا وہم ہوتا ہے

کے اسے کسی نے نہیں دیکھا لیکن حقیقت اسکے بر عکس ہوتی ہے

دشمن ہر جگہ موجود ہوتا ہے......بس انسان دھوکا کھا جاتا ہے

کہ اسکی چوری پکڑی نہیں گئ

www.novelsclubb.com

اسی طرح مریم اور دائم بھی اس بات سے بے خبر تھے

.

.

اب یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا؟ جو اپنے چہرے پر کمینگی سی مسکراہٹ سجائے چبھتی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا

.

.

.

وہ آنکھوں میں بے حد سرد تاثرات لئے اسکی فائلز لئے اُٹھا

وہ خفگی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں اپنا ہاتھ سہلاتی اسے گھور رہی تھی

دائم اسکی گھوری کو کسی بھی خاطر میں لائے بغیر بے دھڑک بولا

محترمہ آنکھیں اللہ نے دی ہیں تو انکا استعمال بھی کریں

وہ جو غصے میں اسے گھور رہی تھی اسکی بات سنتے ہی حیرت سے اسکا منہ کھلا

دائم اسکے تاثرات دیکھتے ہی دوبارہ بولا

ہر بار کوئی آپکو میری طرح یہ سب اٹھا کر نہیں دے گا

وہ غصے سے اسے فائلز تھماتا آنکھوں میں سختی لئے آگے کی جانب بڑھ گیا

اسکے جاتے ہی مریم کا کھلا منہ بند ہوا اور گھوم کر اسکی جانب۔ مڑی وہ اب آگے بڑھتا ایک کونے میں جا کھڑا ہوا وہ اسے دیکھتے گئی

اور نا سمجھی اور غصے کے تاثرات لیے بولی

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ہہمنہ بد تمیز

وہ اسے گھورے گئی وہ اب سائیڈ پہ کھڑا فون پر کسی سے بے زاریت سے بات کر رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں گھما کے بولی

بد تمیز فضول میں ہی اتنی باتیں سنا کر چلا گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھلا مجھے کیا پتا تھا کہ میں اس چٹان سے ٹکرانے والی ہوں

وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور غصے سے کیفے کے اندر چلی

- وہ اب تک وہاں کھڑا کسی سے بری طرح فون پر الجھ رہا تھا

-

-

-

وہ غصے میں زارا کی جانب آئی اور فائلز دھم سے ٹیبل پر رکھی

وہ جو مزے سے بیٹھی چائے پینے میں مصروف تھی اسکے اس انداز پر بری طرح چونکی

اب وہ غصے سے کرسی کھینچتی دھڑ سے بیٹھی

اسکے انداز نے زارا کو سوچ میں ڈال دیا

اسنے سوچا ابھی تو ٹھیک ٹھاک تھی

www.novelsclubb.com

زارا چہرے پر حیرانگی لیے بولی

ارے مریم کیا ہوا ایک نوٹ بک ہی تو لانی تھی اتنی کیوں بھڑک رہی ہو

وہ مسکراتے ہوئے بولی

مریم نے اسے اپنی سبز آنکھوں سے گھورا

ہاں ہاں آپ تو یہاں سکون سے بیٹھ کے چائے نوش فرمائیں زارا میڈم

زارا کھلکھلا کے ہنسی

ارے تو تم اس وجہ سے غصہ ہو اس میں غصہ ہونے والی کیا بات ہے میں نے تمہارے لئے بھی لی ہے

اسنے ٹیبل پر پڑا چائے کا کپ اسکے آگے رکھا

مریم اسکی حرکت پر مسکرائی تو گالوں میں چھپے گھڑے نمودار ہوئے

ارےےے زارا یار تم کتنی اچھی ہو

www.novelsclubb.com

اور میں تمہاری وجہ سے غصہ نہیں ہوں یار

وہ معصومیت سے بولی

تو زارا مسکرائی اچھا اب اصل بات بتاؤ کیا ہوا

مریم کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور آنکھوں میں غصہ ابھر آیا اسکی چھوٹی سی ناک غصے سے لال ہو گئی

تھا کوئی جنگلی جانور رہنہ

زارا ہنس دی ارے ارے کون؟؟

وہ دلچسپی سے اسکی طرف متوجہ تھی جیسے کچھ بہت انٹرسٹنگ ہوا ہو گا

آہ لیکن جہاں دائم ہو اور وہاں کچھ انٹرسٹنگ ہو آہھہ

اور اگلی بات سنتے ہی زارا کے خواب ٹوٹ گئے

یار کوئی لڑکا تھا اتنی زور سے ٹکرایا اور اتنی بری طرح ہاتھ پکڑا میرا۔۔اب تک درد ہے

وہ غصے سے بولتی آخری بات پر روہانسی ہو گئی

زارا کی آنکھیں حیرت سے کھلی

کیا مطلب کیا مطلب ہاتھ کیوں پکڑا اسنے تمہارا؟؟؟

یار ایسا کچھ نہیں ہے اسنے مجھے گرنے سے بچایا ہے

مریم نے اسے گھوری سے نوازا

اُووو تو پھر تو تمہیں اسے شکریہ کہنا چاہئے نا؟؟

مریم نے آنکھیں گھمائی

میں کیوں شکریہ کہوں وہ ٹکرایا تھا میں نہیں

www.novelsclubb.com

آہ جھوٹ بولنا تو کوئی مریم بی بی سے سیکھے

زارا کو اسکے لہجے پر ہنسی آئی

ارے رے چھوڑو نا اب جانے بھی دو تم چائے پیو

وہ مسکرائی اور کپ کی طرف ہاتھ بڑھا لیا

اسی پل دائم اپنی کال کاٹتا کیفے میں داخل ہوا تو ارمان کرسی سے غائب تھا اسنے یہاں وہاں نظر دڑائی تب ارمان تو نہیں لیکن اسے کوئی اور نظر آیا

ہاں اسے مریم نظر آئی

وہ اسے دیکھے گیا

اسی پل زارا کی کسی بات پر مریم کھلکھلا کے ہنسی تو اسکے لال گالوں میں دو گھڑے دکھائے دیئے

دائم نے یہ مسکراہٹ پہلے بھی کہیں دیکھ رکھی تھی وہ اسی کشمکش میں سوچتا ہوا اسے دیکھے گیا اسی پل ارمان کاؤنٹر پے پیسے دیتا مڑا تو اسے وہ وہاں بیٹھا دکھائی دیا

نجانے کن سوچوں میں ہے یہ لڑکا

ارمان دل میں بڑ بڑایا

وہ اسکے قریب آیا اور اسکی نظروں کے سامنے چٹکی بجائ

ارے بھائ کہاں گم ہو؟؟

ارمان نے آئبرو اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا

وہ چونکا اور اسکی طرف مڑا

ارے نہیں میں تو یہیں ہوں تم کہاں چلے گئے تھے؟؟

وہ گڑ بڑا کے بولا

www.novelsclubb.com

اچھاا؟؟؟ مجھے لگا کہیں اور ہو

شرارت سے جتاتے ہوئے بولا اور ایک نظر کیفے میں بیٹھے لوگوں پر ڈالی

اسکی بات سنتے ہی اسکی سرمئ آنکھیں مسکرائ تھیں

جسے وہ مہارت چھپا گیا

.

وہ ارمان سے باتوں میں مصروف ہو گیا کچھ دیر بعد بے اختیار ہی اسنے کونے میں پڑی اس ٹیبل کی جانب دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ بیٹھی تھی

. لیکن اب وہ وہاں نہیں تھی شاید وہ جا چکی تھی

اور اسے جانا ہی تھا....

.

www.novelsclubb.com

سب جانے کے لیے ہی تو آئے ہیں یہ تو بس ہمارا وہم ہوتا ہے کہ کوئی ہمارے لئے رک جائے گا

.

.

.

دائم کی کوفی اب ختم ہو چکی تھی وہ اپنا کپ واپس ٹیبل پر رکھتا ہے

ارمان اب واپس جانے کے ل ئے کھڑا ہوتا ہے

چلیں؟؟

وہ دائم کو گہری سوچ میں دیکھتا ہے اور ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا وہ اکثر بیٹھا ماضی کے تلخ وقت کو یاد کرتا ہوا کئی گھنٹے یوں ہی بیٹھا رہتا

ارمانچاہے جتنی بھی کوشش کرتا لیکن اپنے ذہن سے وہ خناس نہیں نکال سکتا تھا

ارمان نے اسے ہاتھ آگے بڑھا کے ہلایا

یکدم ہی دائم اپنی سماعتوں میں واپس آیا

ارے یار تجھے کتنی بار کہا ہے کم سے کم جگہ کا تو خیال کر لیا کر

ارمان پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

یار میں کیا کروں میرا خود پر زور نہیں چلتا

دایم مایوسی سے بول رہا تھا

دیکھ میں سمجھتا ہوں میرے یار لیکن تجھے خود کو اس کنڈیشن سے نکالنا ہو گا

ارمان کے چہرے پر فکرمندی واضع تھی

ارمان کی بات سنتے ہی دائم تلخی سے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

تم فکر مت کرو یار ویسے بھی مجھے اب اسکی عادت ہو گئی ہے

تم جاؤ میں بھی بس نکلتا ہوں

ارمان اس بات میں گردن ہلاتا وہاں سے نکل گیا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دائم اب بھی اس کونے والی ٹیبل کو آنکھیں سو کیڑے دیکھ رہا تھا وہ شاید کچھ سوچ رہا تھا

کچھ لمحوں بعد وہ وہاں سے اٹھا اور گہری سانس بھرتا باہر کی طرف نکل گیا

.

.

.

.

.

دائم اپنی مخصوص چال میں چہرے پر ڈھیروں سختی

لیے سن گلاسز لگائے کھڑی مغرور ناک اور اپنی وجیہہ شخصیت کے ساتھ چلتا ہوا کیفے سے نکلا

ہر ایک کی نگاہ اسکی طرف اٹھی تھی ہر ایک اس سے بات کرنا چاہتا اور دوستی کرنا چاہتا تھا لیکن وہ

وہ دائم طلال شاہ تھا ایک مغرور انسان اور شاید وہ

تھا ہی ایسا وہ ہمیشہ سے بہت کم بولا کرتا تھا

وہ صرف اپنے مطلب کی بات کرتا تھا بات یہ نہیں

کے وہ مطلب پرست تھا وہ اپنی ذات تک رہنے والا انسان تھا

وہ مسکراتا بہت کم تھا بلکہ مسکراتا ہی نہیں تھا

دائم صرف ایک شخص کے ساتھ بات کرتا اور مسکراتا تھا صرف مسکراتا نہیں قہقہے لگا کر

www.novelsclubb.com

ہنستا اس سے اپنے دکھ بتاتا اپنے راز کی باتیں بھی کرتا

اسکے ساتھ وہ بہت ہلکا محسوس کرتا تھا

اور وہ

کوئی اور نہیں وہ ارمان تھا

ارمان سلیم

- اسکا سب سے اچھا دوست وہ اسے دوست نہیں اپنا بھائی کہتا اسکا ذکر کرتے وہ ہمیشہ مسکرا دیتا

www.novelsclubb.com

ارمان اسکی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا

وہ بچپن سے ہی کسی سے بات چیت نہیں کرتا اس حادثے کے بعد وہ خاموش سا ہو گیا اسکی ہر چیز سے دلچسپی ختم ہوتی گئی وہ سب سے کٹ سا گیا

باقی گھر والے بھی اسکی عادتوں سے تنگ آگۓ ان سب نے دائم کو اکیلا چھوڑ دیا

ارمان کو اسے اس حالت میں دیکھ کے کافی تکلیف ہوتی

وہ دائم سے بے مقصد ہی باتیں کرتا رہتا

.

.

.

www.novelsclubb.com

شروع میں وہ ارمان سے بھی کھچا کھچا رہتا تھا

لیکن ارمان ہمیشہ اسکے ساتھ رہتا اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا اسے ہسانے کی کوشش کرتا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دائم کو

اسکے ساتھ اچھا لگنے لگا اسکا بے مقصد اور فضول باتوں پر

حسانا دائم کا موڈ اچھا کر دیتا تھا

وہ دونوں وقت کے ساتھ ساتھ

گہرے دوست بنتے گ ئے

www.novelsclubb.com

انکی دوستی ایسی تھی کے جب بھی ارمان اکیلا ہوتا تو

تو انکی کلاس کے لڑکے دائم کے بارے میں ضرور

پوچھتے

وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراز تھے

ایک دوسرے کے بھائی سگے بھائیوں سے بڑھ کر

-
-
-
-
-
-
-
-

www.novelsclubb.com

•

•

•

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا یونیورسٹی سے نکلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا

•

•

www.novelsclubb.com

کسی عجیب

سے احساس کی وجہ سے وہ بے ساختہ ہی پلٹا

وہ گراؤنڈ میں بیٹھی اپنے موبائل

پے جھکی تھی

وہ کسی چیز میں الجھی ہوئی دکھائی دے رہی

دائم وہاں اپنی گاڑی کے ساتھ کھڑا اسے دیکھے گیا

وہ شاید کسی کے انتظار میں تھی

وہ رافع بھائی کے انتظار میں تھی

www.novelsclubb.com

رافع نے اسے کال کر کے بولا تھا کے میں خود تمہیں لینے آؤں گا

.

.

.

مریم نے گردن اٹھا کے اوپر دیکھا

سامنے دائم اپنی گاڑی کے پاس کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا

.

.

.

سبز آنکھیں سرمئی آنکھوں میں الجھی تھیں

.

www.novelsclubb.com

.

مریم کی آنکھوں میں پریشانی کی جگہ غصّے نے لے لی

.

دائم اس سے کافی دور کھڑا تھا

لیکن وہ اتنی دور سے بھی اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا

.

.

دائم اسے غصے میں دیکھتے ہلکا سا مسکرایا اور گلاسز

واپس لگاتا

جھٹ سے گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی پارکنگ

ایریا سے نکالتا

آگے بڑھ گیا

www.novelsclubb.com

•

•

پیچھے وہ غصے سے دانت پستی رہ گئ

افففف

اڈییٹ کہیں کا

یار رافع بھائ کہاں رہ گۓ ہو آپ....

www.novelsclubb.com

وہ پریشانی میں موبائل کو گھور رہی تھی...

•

•

کچھ ہی دیر میں رافع اپنی سفید

گاڑی میں آیا

وہ

بے تحاشا خوبصورت نوجوان تھا اپنی بہن جیسا یا یہ کہہ سکتے ہیں کے

مریم اپنے بھائ جیسی تھی رحم دل نرم مزاج لوگوں سے خوشدلی سے بات کرنے

والے

وہ بہن بھائی بالکل ایک جیسے تھے..

www.novelsclubb.com

.

.

•

ہاں لیکن رافع کی آنکھیں سبز نہیں تھیں اسکی

آنکھیں سیاہ تھی چمکتی ہوئ

•

•

مریم اسے دیکھتے ہی

جھنجھلا کے بولی

www.novelsclubb.com

افففف یارررررافع بھائی کچھ خدا کا خوف کریں میں کب

سے یہاں انتظار میں بیٹھی ہوں یارر

وہ غصے سے بولتی ہوئی اسکے سر پے آ پہنچی

رافع کو اس کے آنٹیوں والے انداز میں کہنے پر بہت ہسی آئی

جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا تھا

.

ارے میری پیاری بہنا کیا ہوا ہے

وہ اسکی طرف چلتا ہوا آتا ہے اور اسے پیار سے اپنے ساتھ لگاتا ہے

www.novelsclubb.com

رافع بھائی میں بابا سے شکایت کروں گی کے آپ مجھے اتنا لیٹ

لینے آئے

پورے پندرہ منٹ۔۔۔ مریم غصے سے اپنی سبز آنکھیں پوری کھولے بول رہی تھی

رافع کو حیرت کا جھٹکا لگا

وہ منہ کھولے اس محترمہ کو دیکھ رہا تھا

ایک منٹ ایک منٹ بابا کہاں سے بیچ میں آگۓ ؟؟؟

مریم مسکرائ

وہ جو کرنا چاہتی تھی وہ ہو گیا تھا

اچھا تو آپ عالم صاحب سے اتنا ڈرتے ہیں ؟؟

www.novelsclubb.com

وہ آئیبرو اٹھائے شرارت سے پوچھ رہی تھی

سبز آنکھیں چمک رہی تھی

گالوں کے گھڑے

کبھی ابھرتے تو کبھی غائب ہو جاتے

.

.

رافع اسکی شرارتی آنکھیں دیکھتے سمجھ گیا کے وہ کوئی فرمائش کرنے والی ہے

.

وہ خاموش رہا

www.novelsclubb.com

اچھا ایک شرط پر نہیں بتاؤں گی بابا جانی کو

.

اویہاں رافع کا قہقہہ بے ساختہ تھا

.

مریم ہونکوں کی طرح منہ کھولے دیکھے گئ

وہ خود سے بڑ بڑائ

کیا میں نے کوئ جوک سنایا تھا؟؟

وہ سوچتے ہوئے رافع

سے بولی

بھائ ہس کیوں رہے ہیں

مریم کو چڑ ہونے لگی تھی

www.novelsclubb.com

•

•

رافع نے بمشکل اپنی ہسی روکی

اچھا گاڑی میں بیٹھو لے جاتا ہوں آئسکریم کھلانے

وہ کہتا ہی گاڑی کی طرف بڑھا

مریم کو خوشگوار حیرت ہوئی

لیکن

لیکن آپ کو کس نے کہا کہ میں آپ سے آئسکریم کی فرمائش کروں گی؟؟؟

www.novelsclubb.com

•

.

وہ بولتے ہی اسکی سفید رنگ کی گاڑی میں رافع کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی

.

تم بہن ہو میری مریم

وہ مسکرایا تو وہ بھی مسکرادی

گالوں کے گھڑے ابھرے تھے

.

اور میں جانتا ہوں کہ تم آئسکریم کی کتنی بھوکی ہو

www.novelsclubb.com

.

.

وہ آنکھ دباتا ہنستا ہوا بولا

.

.

مریم کی آنکھیں چمکی

وہ کھلکھلا کر بولی

رافع بھائی یار کتنے اچھے ہو آپ

وہ رافع سے لپٹی تھی

اچھا اب دور ہٹو گاڑی چلا رہا ہوں میں

www.novelsclubb.com

وہ ہنستی اس سے دور ہوئی

.

پھر دوبارہ بولی.

رافع بھائی میں چوکلیٹ فلیور کھاؤں گی

وہ بچوں جیسی خوشی سے بول رہی تھی

.

.

ہاں بھوکی

پتا ہے مجھے

رافع نے اسے چھیڑا تھا

www.novelsclubb.com

.

.

اور گاڑی آئسکریم پارلر کے طرف بڑھا لے گیا

.

.

.

.

.

.

.

.

.

www.novelsclubb.com

وہ شام. کے ٹائم گھر لوٹا تھا

سیاہ رنگ فورچیونر تیزی سے طلال ویلا میں انٹر ہوئ تھی

وہ گاڑی جھٹکے سے پورچ میں روکتا ہے

.

گاڑی کادروازہ کھولتا ہے اور سفید جوگرز پہنے پاؤں باہر نکالتا ہے

وہ گاڑی لوک کرتا باہر آتا ہے

تیز نیلی ٹی شرٹ اور سفید پینٹ پہنے اور سفید ہی جوگرز پاؤں میں پہنے

بکھرے بال ماتھے پر سجایا

بکھری سی حالت میں سیاہ جیکٹ کندھے پر لٹکائے

وہ پورچ سے نکلتا اب گھر کے اندر جا رہا تھا

سرمئی آنکھوں میں تھکن تھی

www.novelsclubb.com

•

•

•

•

•

وہ گھر کا عالیشان سا دربار نما دروازہ دھکیلتے اندر داخل ہوا

سامنے عالیشان سا ایک لوؤنج تھا

www.novelsclubb.com

سامنے ہی سفید رنگ کا صوفہ سٹ پڑا تھا درمیان میں بڑی

اور سنہرے رنگ کی کانچ کی ٹیبل پڑی تھی

دائیں طرف ڈائننگ روم تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور ساتھ ہی ایک بڑا سا موڈرن سٹائل کچن تھا

بائیں طرف طلال صاحب کا سٹڈی روم تھا اور ساتھ ہی ایک نفاست سے سجا ہوا گیسٹ روم تھا

اسکے ساتھ طلال صاحب اور فرزانہ صاحبہ

کا مشترکہ کمرا تھا وہ کمرا فرزانہ صاحبہ نے اپنی مرضی سے ڈیزائن کیا تھا

وہ اس گھر کی ہر چیز اپنی مرضی سے کرتی تھیں

سوائے دائم کے کسی بھی کام سے

وہ ان سے نفرت کرتا تھا اور وہ اسی قابل تھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دائم کا کمرہ اوپر تھا وہ ان دونوں کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے برداشت نہیں کر سکتا تھا

دائم کا روم باقی گھر کے مقابلے میں کافی عجیب سا تھا

اسکے کمرے میں اندھیرا تھا

اس سفید محل میں ہر چیز چمکتی ہوئی تھی

سوائے اس ایک کمرے کے

وہ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا خوف سا آتا تھا اسے دیکھ کر

عجیب سا خوف

www.novelsclubb.com

جیسا خوف اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے آتا تھا

اسے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا اتنا کے وہ اندھیرے میں سانس تک نہیں لے سکتا تھا

لیکن پھر اس ایک حادثے کے بعد اسکی روشن دنیا اندھیر ہو گئ

اسے اب اندھیرے سے خوف نہیں آتا تھا

بلکہ اسے اب سیاہ رنگ سے عشق تھا

اسے اب اندھیرے میں رہنا پسند تھا......اسے یہ لگتا کہ اندھیرے میں جیسے سکون سا ہو

ہر چیز سے دور خاموشی میں

دنیا سے دور..... اندھیرے کمرے میں.......دائم طلال شاہ کو سکون ملتا تھا

.

وہ ایک پتھر دل انسان تھا.....

اسنے اندھیرے سے دوستی کرلی تھی

بعض دفعہ انسان کو اسی چیز سے سکون ملتا ہے جس سے اسے

کبھی خوف آتا تھا

.

.

.

کیا تھا وہ؛؟؟؟ کیوں تھا وہ ایسا؟؟؟؟؟

کیوں تھا وہ اتنا سرد

www.novelsclubb.com

اسکی سرمئ آنکھیں اتنی سرد کیوں تھیں؟؟؟

اتنی بے رحم

جنہیں دیکھ کے خوف محسوس ہوتا!!!آہ۔۔۔۔

.

وہ محل نما گھر سفید اور گولڈن براؤن تھیم سے سجایا گیا تھا

انتہائی خوبصورت تھا لیکن اس گھر میں رہنے والے

افراد بہت ہی بد صورت زندگی بسر کر رہے تھے

www.novelsclubb.com

جیسے کے کہا جاتا ہے کہ

ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی

یہ سفید محل اسی کی مثال تھا

ایک چمکتا ہوا محل لیکن وہ اندر سے اتنا ہی

بے رنگ تھا

اتنا ہی کھوکلا تھا

جتنا وہ خوبصورت اور دلکش تھا.......

.

.

اندر رہنے والے ہر انسان کی ایک کہانی تھی ہر انسان

کا ایک ماضی تھا

www.novelsclubb.com

ایک سیاہ ماضی ایک دردناک ماضی

وہ سب تو بس زندگی گزار رہے تھے

.

کوئی بھی زندگی جی نہیں رہا تھا

جبکہ

زندگی تو جینے کا نام ہوتی ہے

www.novelsclubb.com

اسے خوشی اور پر سکونی سے جیا جاتا ہے

لیکن یہ عالیشان اور اونچے محلوں والے لوگ کیا جانیں

یہ سب باتیں دولت کے نشے میں دھت لوگ کیا جانیں

کے خوشی کیا ہوتی ہے

اور سب سے بڑھ کر دلی خوشی کیا ہوتی ہے

اپنے کیا ہوتے ہیں خود سے جڑے رشتے کیا ہوتے ہیں انکی کیا اہمیت ہوتی ہے ؟؟

آخر ان سب رشتوں کو اللہ نے کیوں بنایا ہے

اللہ نے ہمیں ان سے کیوں نوازا ہے ؟؟؟

www.novelsclubb.com

یہ سب وہ لوگ کبھی نہیں جان پائیں گے جو اپنا سب کچھ صرف اور صرف پیسے کو سمجھتے ہیں

اس محل میں رہنے والے کسی شخص کو رشتوں کی ضرورت تھی

تو وہ تھا دائم طلال شاہ

جو بچپن سے ہی اس چیز جسکا نام تھا رشتے

ان سے محروم تھا

یہ محرومی اسے جینے نہیں دیتی تھی

یہ محرومی اسے اندر ہی اندر توڑ رہی تھی

دائم طلال شاہ

www.novelsclubb.com

ٹوٹ رہا تھا

.

.

.

.

دائم اندر داخل ہوا تو

طلال صاحب اور فرزانہ صاحبہ سکون سے بیٹھے شام کی چائے نوش فرما رہے تھے

www.novelsclubb.com

دائم کو حیرانی نہیں ہوئی کیوں کہ یہ روز کا معمول تھا

وہ بے زاریت سے طلال صاحب کو سلام کرتا اوپر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا

طلال صاحب نے پر سکون سی آواز میں اسے سلام کا جواب دیا

اور گردن گما کر اسکی جانب مڑے

وہ اب سیڑھیاں چڑھتا جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

انھوں نے فکر مندی اور اسے آواز دی

دائم

دائم کے قدم اُسی پل رکے

.

.

.

.

.

.

مریم اور رافع شام کو سات بجے گھر لوٹے

www.novelsclubb.com

رافع نے گاڑی گھر کے باہر پارک کی

اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر سے پیچھے مڑتے ہوئے

کچھ شاپنگ بیگز اُٹھائے

مریم معصوم بنی مزے سے اسے دیکھ رہی تھی

رافع اسکی طرف متوجہ ہوا اور آئیبرو اچکائی

جیسے پوچھ رہا ہو کیا ہوا گڑیا؟؟

.

وہ اسکا اشارہ سمجھتے ہوئے مسکرائی

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں بھائی بس میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بہت بہت شکریہ آپ کا

اتنی زیادہ شاپنگ کروانے لے لیے

وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی

تورافع کا دل تو اپنی بہن کو ایسے خوش دیکھے باغ باغ ہو گیا

وہ اسکے سرخ گال کھینچتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

ارے میری پیاری گڑیا تمہیں نہیں لے کر دوں گا یہ سب کچھ تو
کیا فائدہ اتنی پیاری بہن کا بھائی ہونے کا؟؟

وہ شرارتی انداز میں بولا.

.

.

مریم کے دل میں لفظ پیاری سن کے جیسے لڈو پھوٹے

چلواب اندر چلیں ابھی مما سے کلاس ہونی باقی ہے

www.novelsclubb.com

رافع گاڑی سے اترتا ہوا بولا

.

افففف یار رافع بھائی

مریم پریشانی سے بولی

مجھے امی کی ڈانٹ نہیں سننی ابھی میں بہت ہی تھک گئی ہوں

وہ دونوں اب چلتے ہوئے گھر کی طرف آئے

میں کچھ نہیں کر سکتا ماہی

رافع کبھی کبھی پیار سے ماہی بولتا تھا....

www.novelsclubb.com

رافع نے کندھے اُچکائے جیسے وہ تو بڑا معصوم تھا

رافع نے ہاتھ آگے بڑھا کر ڈور بیل دبائی

اور ویسے بھی تم نے ضد کی تھی شاپنگ کی سمجھی؟؟

وہ اسے مصنوعی سا گھورتے ہوئے بولا

مریم حیران سی اسے دیکھ رہی تھی

پھر صدمے سے بولی

بھائ آپ کتنے برے ہو

اچھا برا؟؟ یہ جو ابھی شاپنگ کروائ آئسکریم کھلائی

وہ سب کیا تھا؟؟؟بلی؟؟

وہ اسکی سبز آنکھوں کی وجہ سے اسے بلی کہا کرتا تھا

اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی دروازہ کھل گیا تھا

سامنے ملازم تھا

مریم آنکھیں بند کئے کھڑی تھی رافع اسکی طرف دیکھا

تو اسکا دل کیا منہ پھاڑ کر ہسے

www.novelsclubb.com

.

رافع نے اسے ہاتھ آگے بڑھا کر ہلکا سا ہلایا

میڈم مریم اندر چلے ؟؟

. اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولی

اندر چلو سلطانہ بیگم نے آپکی پیشی بلوائی ہے اپنے دربار میں

رافع اسکے کان میں کہتا

اسکو خوف میں مبتلا کیے

مسکراتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا

www.novelsclubb.com

.

وہ بھی اس کے پیچھے مردہ قدموں سے سر زمین پر جھکائے اندر

چلی گئی

رافع نے اندر آتے ہی پر جوش سا سلام کیا

اسلام علیکم باباجان مماجان

وہ بھی مسکراتی سلام کر کے شاپنگ بیگز ٹیبل پر رکھتی ہے

عالم صاحب ڈرائنگ روم میں بیٹھے ٹی-وی دیکھنے میں مصروف تھے

انکا پسندیدہ نیوز چینل

www.novelsclubb.com

گھر کے مرد اور انکی محبت اس...نیوز چینل سے.....

اففففف

رافع کی اور اسکی آواز سنتے ہی مسکراتے ہوئے انکی جانب دیکھے

والیکم سلام

بچوں

آگ ئے خیر سے

سلطانہ بیگم کچن میں مصروف تھی اس ل ئے انھیں معلوم نہیں تھا کہ وہ آ چکے ہیں

مریم مسکراتی ہوئ بھاگتی انکی جانب آئی اور ان سے لپٹی

www.novelsclubb.com

کیسے ہیں باباجان

مریم کی سبز آنکھیں چمک رہی تھیں

بابا کی آنکھوں کی ٹھنڈک آگئ ہے تو بابا کیسے ہونگے بالکل ٹھیک ہوں میری جان میں

رافع مسکراتا ہوا انہیں دیکھ رہا تھا کہ اچانک ہی بولا

اوہو بیٹی کے آتے ہی آپ بھول گۓ نا اپنے بیٹے کو؟؟

وہ آنکھیں سکیڑے انہیں گھور رہا تھا

www.novelsclubb.com

عالم صاحب ہنسے

جوابا مریم نے بھی اسے گھورا

بابا جان دیکھ رہے ہیں کوئ جل رہا ہے ہم سے

اسکی بات پر عالم صاحب نے بے ساختہ ہی قہقہہ لگایا

رافع کو بھی ہنسی آئ

انکی آواز سنتے ہی سلطانہ بیگم کچن سے باہر آئیں

www.novelsclubb.com

وہ تنے ہوئے چہرے کے ساتھ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

رافع نے انہیں دیکھا تو اسکی ہنسی کو بریک لگی

مریم نے بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا

یکدم ہی خاموش ہوئی

رافع مسکراتا ہوا بولا

اسلام علیکم مما جان

ہمم والیکم سلام

سختی سے بولیں

www.novelsclubb.com

مریم اب عالم صاحب کے طرف مدد طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی

میں زرا کپڑے بدل کر آتا ہوں

رافع نے وہاں سے کھسکنا چاہا

www.novelsclubb.com

سلطانہ بیگم نے اسے کان سے پکڑا

اتنی بھی کیا جلدی ہے رافع صاحب؟؟؟

وہ دانت پیستے بول رہی تھے

آگیا خیال تم دونوں بہن بھائی کو گھر آنے کا ہاں ؟؟؟

مریم زبردستی مسکرائی

مما وہ ہم میں میرا مطلب ہے کہ رافع بھائی کا آئسکریم کھانے کا دل تھا بس

www.novelsclubb.com

تو ہم چلے گئے

وہ سوچتے ہوئے بولی

اور آخری بات جھٹ سے بول دی

رافع کو حیرت کا جھٹکا لگا

کیا کب میں نے کب ایسا بولا

ماما جان یہ جھوٹ بول رہی ہے

رافع نے اسے گھورا

.

www.novelsclubb.com

چلو سچ بتاؤ ماما کو

افففف.

مما یہ مجھے لیٹ لینے آئے پھر میں نے ان سے کہا کے مجھے آئسکریم کھلا دیں میں گھر میں نہیں بتاؤں گی

تو بس ہم آئسکریم کھا کے واپس آگ ئے

وہ معصومیت سے بولتی کندھے اچکا گئ

.

.

رافع کو اسکی بات سن کے ایک اور جھٹکا لگا

www.novelsclubb.com

وہ صدمے سے اسے دیکھ رہا تھا

کتنی معصوم تھی جو اتنی آسنی سے ساری بات بول دی

اب سلطانہ بیگم تیور چڑھائے رافع کو دیکھ رہی تھیں

چلیں میں فرش ہو کے آتی ہوں آپ لوگ مزے کریں

خاص کر آپ رافع بھائی

www.novelsclubb.com

وہ آنکھ دباتی ہنس کے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی.....

.

.

دائم انکی جانب گھوما

طلال صاحب چہرے پر ڈھیروں سختی لیئے اسے سرد نظروں سے دیکھ رہے تھے

کبھی تھوڑی دیر میرے اور اپنی ماں کے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرو...

وہ اسے سختی سے بول رہے تھے

یہ میری ماں نہیں ہے اور نہ ہی یہ عورت کبھی میری ماں ہو سکتی ہے.

www.novelsclubb.com

دائم چہرے پر ویرانی لئے سرد نظروں سے صوفے پر بیٹھی فرزانہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولا....

وہ یہ کہتا ہوا انکی جانب قدم اُٹھاتا ہوا آیا اور انکے عین سامنے آ کھڑا ہوا

طلال صاحب اسکی بات سنتے ہی طیش میں آ گئے

فرزانہ صاحبہ سر ہاتھوں میں تھامے رونے کا شغل شروع کر چکی تھیں.... آہ یہ عورت کبھی نہیں سدھر سکتی

تم کون ہوتے اسے اپنی ماں نہ کہنے والے

www.novelsclubb.com

یہ عورت میری بیوی ہے اور اس گھر کی مالکن ہے

اسے تمہاری ماں ہونے کا حق میں نے دیا ہے...

اور تم ان سے تمیز سے پیش آؤ یہ میرا حکم ہے

وہ اسے سرد نظروں سے گھورتے پلٹ گ ئے لیکن اگلے ہی لمحے انکے قدم جیسے ساکت ہو گ ئے

میں کسی کا حکم ماننے کا قائل نہیں ہوں بابا
دائم طلال شاہ کے اپنے اصول اور اپنا مزاج ہے......
میں ایک انا پرست انسان ہوں اور میرے لئے میری انا سب سے بڑھ کر ہے بابا

www.novelsclubb.com

وہ اپنی گرجدار آواز میں کہتا ایک زہریلی نگاہ آنسو بہاتی فرزانہ صاحبہ پر ڈالتا ایک ہی جھٹکے سے مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

طلال صاحب اسکی بات سنتے جیسے ساکت سے ہوگ ئے....آخروہ بھی انہی کا خون تھا.....انہی کے جیسا....

کچھ لمحے بعد اسنے کمرے کادروازہ پوری شدت سے بند کیا

ٹھاکی آواپورے طلال ویلا میں گونجی تھی

ہر طرف جیسے خاموشی چھاگئی

www.novelsclubb.com

یاشاید یہ طوفان کے آنے سے پہلے کی خاموشی تھی.....

رات تین بجے کا وقت تھا اور وہ وہیں ہسپتال کے اس گھٹن زدہ سے کمرے میں موجود تھا...... ساتھ پڑے اسٹریچر پر ایک وجود آنکھیں موندے مصنوعی آکسیجن کے زیرِ اثر بیڈ پر بے ہوش پڑا تھا....

وہ اسٹریچر کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھا تھا ہر طرف خاموشی تھی

گہری خاموشی گھڑی کی ٹک ٹک اسکی کانوں میں گونج رہی تھی.... آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا....... جب اچانک ہی کمرے میں کوئی داخل ہوا اس نے چونک کر دیکھا.........

قسط نمبر 1

ختم شد.......

www.novelsclubb.com